۲۴

بے چارہ جن

کسی گاؤں میں ایک کسان اور اس کی بیوی اپنی کُٹیا میں رہتے تھے۔ کُٹیا کے قریب ہی ان کا کھیت تھا۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ وہ دونوں مل جل کر ہل جوتتے، بیج بوتے اور فصل اُگاتے تھے۔

ایک دِن کسان کھیت کے ایک کونے میں پودا لگانے کے لیے گڑھا کھود رہا تھا کہ اچانک ٹھن کی آواز آئی۔ اُس کی کدال کسی سخت چیز سے ٹکرا گئی تھی۔ اُس کی بیوی نے جلدی جلدی کھدی ہوئی مٹّی کو نکالنا شروع کیا۔ مٹّی ہٹانے کے بعد اُنھیں وہاں کوئی چیز چمکتی دِکھائی دی۔ کسان نے دو چار کدالیں چلا کر مٹّی کو اور ڈھیلا کیا۔ اب جو مٹّی ہٹائی گئی تو اُنھیں وہاں پیتل کا ایک گھڑا دِکھائی دیا۔ گھڑے کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ کسی خیال سے کسان کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اس نے بیوی سے کہا، ''کہیں اس میں کوئی خزانہ تو نہیں؟''

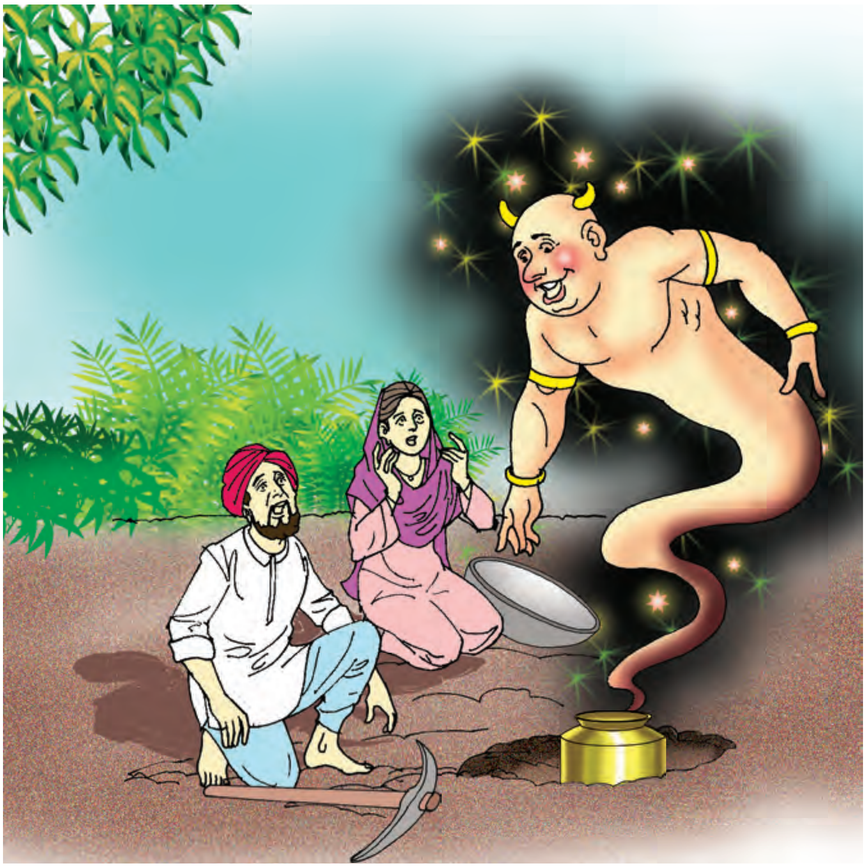

''خزانہ ؟ ..... کیسا خزانہ؟''

بیوی حیران تھی۔

کسان نے بڑی احتیاط سے گھڑے کو باہر نکالا اور اُس کے منہ پر بندھا ہوا کپڑا کھولا۔ گھڑے کا منہ کھلتے ہی سوں سوں کی تیز آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی اس میں سے گاڑھا گاڑھا دھواں نکل کر اوپر اُٹھنے لگا۔ پھر اس دھوئیں میں ایک شکل دِکھائی دی۔ اب جو اُنھوں نے دیکھا تو اُن کے سامنے ایک لمبا تڑنگا جن سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ ڈر کے مارے دونوں کا برا حال ہو گیا۔

''ڈرو نہیں آقا! میں ایک جن ہوں۔'' یہ سن کر دونوں تھر تھر کانپنے لگے۔

''آقا! میں اس گھڑے میں قید تھا۔'' جن بولا، ''تم نے مجھے آزاد کیا اس لیے اب میں تمھارا غلام ہوں۔ جو مانگنا

چاہو، مانگو۔‘‘

اب کسان کی ہمت بندھی۔ کچھ بولنے کے لیے اُس نے منہ کھولا ہی تھا کہ جن بول پڑا، ’’ہاں، مگر ایک شرط ہے۔تم لگاتار مجھ سے کام لیتے رہو گے۔ اگر تم نے حکم دینے میں دیر کی تو میں اپنا دیا ہوا سب کچھ واپس لے لوں گا۔‘‘

کسان کی بیوی نے فوراً کہا، ’’جن بھائی! ہم زندگی بھر اس ٹوٹی پھوٹی کُٹیا میں رہتے آئے ہیں۔ اب ہمیں ایک اچھا سا مکان بنا دو۔‘‘

جن نے زوردار قہقہہ لگایا اور کہا، ’’ابھی لیجیے، یہ کون سا مشکل ہے۔‘‘

دیکھتے ہی دیکھتے اُن کی کٹیا کی جگہ ایک شاندار محل کھڑا ہو گیا۔

’’دؤسرا حکم آقا!‘‘

بیوی بولی، ’’ارے اس محل میں کیا ہم پھٹے حال رہیں گے؟‘‘

’’اوہ!‘‘ جن نے ہوا میں ہاتھ لہرایا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔لمحہ بھر بعد وہ پھر حاضر ہوا۔ اب اُس کے ہاتھ میں دو بڑے بڑے صندؤق تھے۔

وہ بولا، ’’یہ لیجیے آقا! اِن صندؤقوں میں اچھے اچھّے کپڑے ہیں۔‘‘

’’شکریہ جن بھائی۔ بہت بہت شکریہ۔‘‘ کسان کی بیوی بولی۔

جن بولا، ’’نہیں ....شکریے سے کام نہیں چلے گا۔ دؤسرے کام کا حکم دیجیے۔‘‘

کسان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب اُسے کیا کام دیا جائے۔ وہ بولا ’’اچھا بھیا، میرا کھیت جوت دو اور فصل اُگاؤ۔‘‘

کسان نے سوچا کہ اس کام میں تو اُسے کافی وقت لگے گا تب تک وہ کوئی دؤسرا کام سوچ لے گا۔لیکن اس نے دیکھا کہ جن نے پلک جھپکتے میں کھیت جوت ڈالا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے کھیت میں فصل لہلہانے لگی۔ جن سینے پر ہاتھ باندھے سر کو جھکائے اُس سے کہہ رہا تھا، ’’اور کوئی حکم آقا!‘‘

اب تو کسان پریشان ہو گیا۔ اُس نے دل میں سوچا، ’’یا اللہ! یہ کیا مصیبت ہے؟‘‘

کسان کی بیوی بڑی چالاک تھی۔ اُس نے کہا، ’’ہاں ایک چھوٹا سا کام اور ہے۔تم کردو تو بڑی مہربانی ہوگی۔‘‘

’’جو حکم!‘‘ جن نے کہا۔

دیکھو! اس درخت کے نیچے ہمارا کتّا سو رہا ہے۔ اُس کی دُم بالکل ٹیڑھی ہے۔تم اُس کی دُم سیدھی کردو۔‘‘

یہ سن کر جن خوب ہنسا، ''ارے یہ بھی کوئی کام ہے ! لاؤ ابھی سیدھی کیے دیتا ہوں۔'' اُس نے لمحہ بھر میں کتّے کی دُم سیدھی کردی اور کہا، ''اگلا حکم !''

اس کے کہنے تک کتّے کی دُم پھر ٹیڑھی ہو چکی تھی۔

بیوی نے مسکراتے ہوئے کہا، ''ارے، ابھی کہاں سیدھی ہوئی ہے۔''

جن نے پھر دُم سیدھی کی۔ دُم پھر ٹیڑھی ہوگئی۔

جن بار بار کہتا رہا، ''حکم ...اگلا حکم۔''

اور کسان کی بیوی کہتی رہی، ''بھیا! ابھی دُم کہاں سیدھی ہوئی ہے۔''

آخر جن پریشان ہوگیا۔ وہ تو اپنی ہی بات میں پھنس چکا تھا۔ اُسے کوئی نہ کوئی کام تو کرنا تھا۔ وہ دُم سیدھی کرتا رہا اور دُم ٹیڑھی ہوتی رہی۔

آج بھی وہ جن اپنے کام میں لگا ہے مگر دُم ہے کہ سیدھی نہیں ہوتی۔

(مشتاق رضا)

کٹیا	-	جھونپڑی
آنکھیں چمک اُٹھنا	-	اچانک کسی اچھے خیال کا آنا
قہقہہ لگانا	-	زور سے ہنسنا
پھٹے حال	-	بری حالت میں
اوجھل ہونا	-	غائب ہونا
پلک جھپکتے میں	-	فوراً

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ کھیت کے کونے میں کسان کیا کر رہا تھا؟
۲۔ مٹّی میں انھیں کیا نظر آیا؟
۳۔ گھڑے سے نکلنے والے دھوئیں میں کیا دِکھائی دیا؟
۴۔ کسان اور اس کی بیوی کیوں تھر تھر کانپنے لگے؟
۵۔ جن کس احسان کا بدلہ چکانا چاہتا تھا؟
۶۔ کسان کے رہنے کے لیے جن نے کیا بنا دیا؟
۷۔ صندوقوں میں کیا تھا؟
۸۔ کتّے کی دُم کیسی تھی؟

قوسین میں دیے گئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

۱۔ اس کی .... کسی سخت چیز سے ٹکرا گئی تھی۔ (کُدال ، کُلھاڑی)
۲۔ ان .... میں اچھّے اچھّے کپڑے ہیں۔ (بکسوں ، صندوقوں)
۳۔ جن نے .... جھپکتے میں کھیت جوت ڈالا۔ (آنکھ ، پلک)
۴۔ تم اس کی دُم .... کر دو۔ (ٹیڑھی ، سیدھی)

ذیل کے جملے کس نے کہے :

۱۔ ''کہیں اس میں کوئی خزانہ تو نہیں؟''
۲۔ ''آقا! میں اس گھڑے میں قید تھا۔''
۳۔ ''ارے اس محل میں کیا ہم پھٹے حال رہیں گے؟''
۴۔ ''میرا کھیت جوت دو اور فصل اُگاؤ۔''
۵۔ ''یا اللہ! یہ کیا مصیبت ہے؟''

لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط :

۱۔ اس کا کھیت کُٹیا سے دور تھا۔
۲۔ انھیں مٹّی کا ایک گھڑا دِکھائی دیا۔
۳۔ ان کے سامنے لمبا تڑنگا شخص کھڑا تھا۔

۴۔ کٹیا کی جگہ ایک شاندار محل کھڑا ہو گیا۔
۵۔ جن نے کتّے کی دم سیدھی کر دی۔

❁ اُلٹ معنی والے الفاظ کی جوڑیاں بنائیے :

'الف'	'ب'
ہلکا	غائب
آقا	حیواں
گرمی	بھاری
آزاد	نقصان
انساں	غلام
حاضر	سردی
فائدہ	قید

آئیے زبان سیکھیں!

علاماتِ اوقاف :

(۱) **ختمہ**: جملہ پورا ہونے پر لگائی جانے والی نشانی کو **ختمہ** (۔) کہتے ہیں
مثلاً ڈر کے مارے دونوں کا بُرا حال ہو گیا۔

(۲) **سکتہ**: جملے میں تھوڑا اٹھہرنے کے لیے لگائی جانے والی نشانی کو **سکتہ** (،) کہتے ہیں
مثلاً اچھا بھیّا، میرا کھیت جوت دو۔

(۳) **سوالیہ نشان**: جس جملے میں کوئی سوال کیا جائے اس کے آخر میں **سوالیہ نشان** (؟) لگایا جاتا ہے
مثلاً کہیں اس میں کوئی خزانہ تو نہیں؟

(۴) **فجائیہ**: جس جملے میں کسی جذبے کا اظہار ہو یا کسی کو مخاطب کیا جائے، اس میں **فجائیہ نشان** (!) لگایا جاتا ہے مثلاً
(الف) ارے، یہ بھی کوئی کام ہے! (ب) بھیا! ابھی دُم کہاں سیدھی ہوئی ہے؟

(۵) **واوَین** : کسی شخص کی کہی ہوئی بات کو اسی کے لفظوں میں لکھیں تو پوری بات کے شروع اور آخر میں لگائے جانے والے نشان کو **واوَین** ("....") کہتے ہیں، مثلاً ''ابھی لیجیے، یہ کون سا مشکل ہے۔''